السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک سرکاری سکول میں عربی کا استاد ہوں میری تنخوہ تقریبا 30000 روپے ہے میری یہ تنخواہ مہینے بھر کے اخراجات کیلیئے کافی ہوتی ہے لیکن مہینہ گزرنے کے بعد میرے پاس کوئی رقم باقی نہیں رہتی اسی طرح سال گزرجاتا ہے اور میرے پاس کچھ رقم نہیں ہوتا وہ گھریلو ضروریات پر خرچ ہوتے ہیں میں دل میں پریشان رہتا ہوں کہ میرے پاس اتنا مال نہیں کہ سال گزرنے پر اس کی زکوٰۃ ادا کروں دوسری طرف ایک زمیندار جو کہ بمشکل دس من گندم حاصل کرتا ہے جس کی قیمت 15000 روپے ہوتی ہے یہ اس کی چھ ماہ کی آمدن ہے اور وہ اس سے ایک من عشر دیتا ہے جس کی آمدن بمشکل 30000 روپے سالانہ ہے وہ تو زکوٰۃ ادا کرے اور ہم 360000 روپے سالانہ کماتے ہیں لیکن سال کے اختتام پر رقم نہ ہونے کی صورت میں ہم زکوٰۃ سے مستثنٰی ہیں۔ کیا ہم اس میں اللہ تعالٰی کے ہاں جواب دہ نہیں ہیں۔ ؟ ہماری زکوٰۃ کی کیا صورت ہو سکتی ہے، اگر تنخواہ دار طبقہ جو کہ ہمارے ملک کا ایک بہت بڑا آمدن والا طبقہ ہے اگر زکوۃ ادا کریں تو غریب طبقہ کیلیئے بہت فائدہ ہوگا جزاکم اللہ خیرا۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت نے زکوۃ کا نصاب، مقدار اور مصارف سب کچھ تفصیل سے بیان کر دیا ہے، اس میں ہم اپنی مرضی سے تبدیلی نہیں کر سکتے۔

صورت مسؤلہ میں آپ پر کوئی زکوۃ نہیں ہے، کیونکہ زکوۃ کی وجوبیت کے لئے نصاب اور سال کا مکمل ہونا شرط ہے، اگر آپ کے پاس نصاب جتنی رقم بچ جائے اور وہ آپ کے پاس موجود ہو، اور اس پر ایک سال گزر جائے، تو آپ پر زکوۃ واجب ہے، بصورت دیگر اگر آپ اسے خرچ کر لیتے ہیں اور آپ کے پاس کچھ نہیں بچتا تو پھر آپ پر زکوۃ نہیں ہے۔ آپ نفلی صدقات وخیرات جتنا مرضی کر لیا کریں، اس کا آپ کو ثواب ملے گا، اور شریعت میں نفلی صدقات کے بھی بہت سارے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

نیز یاد رہے کہ زمین کی آمدنی پر زکوۃ پانچ وسق (تقریبا بیس من) سے شروع ہوتی ہے، اس سے کم پر نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلد دوم